بدشگونی حرام ہے

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "ضِیائے دُرُود و سَلام" میں فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَقْل فرماتے ہیں: "جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس (30) دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔" (کنز العُمّال ج ۱ ص ۲۵۵ رقم الحدیث ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ۞ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ۞ دیکھ کر بیان کروں گا ۞ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ۞ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ۞ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ۞ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا * قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ۞ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے بد شُگُونی سے مُتعلِّق مدنی پُھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ بد شگُونی ایسی بیماری ہے جو ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کروں گا، اس کے بعد شُگُون کی قِسمیں، قرآنِ پاک کی آیات، احادیثِ مُبارکہ اور اس بارے میں اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیہ کا مبارک فتوٰی بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اس کے بعد بد شُگونی کی چند مثالیں، بد شگُونی کے نقصانات اور بد شگُونی کا علاج بھی بیان کروں گا نیز بیان کے آخر میں لباس سے متعلق مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بد شگُونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اتنا تنگ دَست ہو گیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹّی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا کاش !کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے ، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں ایران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی واقف نہ تھا۔جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بد فالی پر محمول کیا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بد فالی ہوئی۔میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بد فالی تھی۔ بہر حال میں اس کشتی پر سوار ہو گیا،جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی : اے بوجھ اُٹھانے والے مزدور! میرا سامان لے چلو،اس وَقت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا،میں نے کہا: یہ چوتھی بد فالی ہے۔میرے جی میں آئی کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ تَرک کر دیا۔جب میں سرائے (مُسافر خانے) پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے پوچھا: کون؟تو جواب ملا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟اس نے کہا:ہاں۔میں نے دل میں کہا:"یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا قاصِد!"میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص

نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات کی کَفالت کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں قیام کریں تو آپ کی زندگی بھر کی کَفالت کی ترکیب ہو جائے گی اور اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کرلیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا نیز مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہو گئی کہ بد شُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (روح البیان، ۱/۳۰۴ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی نام کی کسی چیز کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بدفالیوں کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا مُمْکِنات میں سے نہیں تھا لیکن اس کی حاجت شدید تھی اس لیے سفر ختم نہ کیا۔ اور جب وہ وہاں پہنچا تو اس کی توقُّع کے بَرخلاف اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی۔ اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شُگُون کی قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُگُون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شَخْص، عَمَل، آواز یا وَقْت کو اپنے حَق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اِس کی بُنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ❁ بُرا شُگُون لینا ❁ اچّھا شُگُون لینا۔ چنانچہ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اَچّھا شُگُون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادَہ کیا ہو اُس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اُس وَقْت

ہے جب کلام اچّھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشُگُونی ہے۔ شریعت نے اِس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچّھا شُگُون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اُس کی طَرَف تَوَجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اُس کے سَبَب اَپنے کام سے رُکے۔ (الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الاٰیۃ: ۴، ج۸، جزء۱۶، ص ۱۳۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بد فالی، بد شُگُونی لینا حرام ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے نیک فالی لینا جائز ہے مثال کے طور پر ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پُکارا: "یارَشید (یعنی اے ہدایت یافتہ)"، "یاسَعید (یعنی اے سعادت مند)"، "اے نیک بَخت" ہم نے خَیال کیا کہ اچّھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ہو گی یا کسی بُزرگ کی زِیارت ہوگئی اِسے اپنے حَق میں اچّھا سمجھا کہ اَب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی تو یہ اچّھا شُگُون ہے اور اسلام نے اسے پَسَند کیا ہے۔ جبکہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے بدشُگُونی اور بد فالی مُراد لینا اس سے اسلام نے منع کیا ہے، مثلاً ایک شَخْص سَفَر کے اِرادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلّی راستہ کاٹ کر گُزر گئی، اب اُس شَخْص نے یہ یَقین کر لیا کہ اِس کی نُحُوسَت کی وَجہ سے مجھے سَفَر میں ضَرور کوئی نُقصان اُٹھانا پڑے گا اور سَفَر کرنے سے رُک گیا تو ایسا کرنا بدشُگُونی میں مُبتلا ہونا ہے اور اس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ مَحض وَہمی خیالات ہوتے ہیں۔

آیاتِ قرآنی

قرآنِ کریم میں کئی جگہ بدشُگُونی کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9، سورۂ اَعْراف کی آیت 131 میں فرعونیوں کے متعلّق ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب بُرائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے، سُن لو ان کے نصیبہ (مقدّر) کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں۔ (پ۹، الاعراف: ۱۳۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب فرعونیوں پر کوئی مصیبت (قحط سالی وغیرہ) آتی تھی تو (وہ لوگ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے ساتھی مومنین سے بدشگونی لیتے تھے، کہتے تھے کہ جب سے یہ لوگ ہمارے ملک میں ظاہر ہوئے ہیں تب سے ہم پر مصیبتیں بلائیں آنے لگیں۔ (مُفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) انسان مُصیبتوں، آفتوں میں پھنس کر توبہ کرلیتا ہے مگر وہ لوگ اَیسے سرکش تھے کہ ان سب سے ان کی آنکھیں نہ کھلیں بلکہ ان کا کُفر و سرکشی اور زِیادہ ہوگئی کہ جب کبھی ہم ان کو آرام دیتے، اَرزانی (سستی)، چیزوں کی فَراوانی وغیرہ تو وہ کہتے کہ یہ آرام وراحَت ہماری اَپنی چیزیں ہیں، ہم اِس کے مُستحق ہیں نیز یہ آرام ہماری اَپنی کوششوں سے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۷)

ایک اور مقام پر پارہ 5، سورۂ نِسَآء کی آیت نمبر 78 میں یہودیوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے!

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں : جب حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ پاک (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْمًا) میں رونق اَفروز ہوئے اور یہودِ مدینہ کو دعوتِ اسلام دی تو اکثر یہود نے سَرکشی کرتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور ان میں سے بعض لوگ تَقِیَّہ کرکے (یعنی اپنے کُفر کو چھپاتے ہوئے) کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں گُھس آئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے جس کی سزا میں کبھی وہاں وَقت پر بارش نہ ہوتی کبھی پھل کم ہوتے جیسے کہ گزشتہ اُمّتوں کا حال ہوتا رہا ہے تو مَردُود یہودی اور مُنافقین بولے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ان صاحب (محمد رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدم آنے سے ہمارے ہاں کی خَیر وبَرکت کم ہوگئی، یہ سب مصیبتیں ان کی آمد سے ہوئیں ،ان کی تَردِید میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (تفسیر نعیمی، ۵/۲۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی لینا کفار کا شعار ہے اور انہی سے یہ وَبا(بیماری) بعض کمزور ذہن مسلمانوں کے دلوں میں بھی راسِخ ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے کیونکہ بد شگُونی لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یاد رکھئے! بد شگُونی دینی اعتبار کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کیلئے دُنیوی طور پر بھی بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے اور وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی(یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری بد بختی وبد نصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کُدُورَت (یعنی دشمنی) پیدا ہوجاتی ہے۔ بد شگُونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی و قلبی طور پر مفلُوج (یعنی ناکارہ) ہوکر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرپاتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جان لو! بد شگُونی سے زیادہ فِکر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو

بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔(ادب الدنیاوالدین، ص ۲۷۴)

احادیثِ مبارکہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بد فالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہاران الفاظ میں فرمایا: **لَیسَ مِنَّا مَن تَطَیَّرَوَلَاتُطُیِّرَلَه** یعنی جس نے بد شُگونی لی اور جس کے لیے بد شُگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔(المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱۶۲، الحدیث۳۵۵ وفیض القدیر، ۳/۲۸۸، تحت الحدیث: ۳۲۰۶)

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱)جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے) یا(۲)فال کے تِیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے یا(۳)بد شُگونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔ (تاریخ ابن عساکر، رجاء بن حیوۃ،۱۸/ ۹۸)

حضرتِ سیِّدُنامعاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بار گاہِ رسالت میں عرض کی :یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زمانۂ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے(آپ ہمیں ان کا حکم بتایئے؟) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے پوچھا: ہم (پرندوں وغیرہ سے) شُگون بھی لیتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ایک چیز (یعنی خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمہیں (تمہاری حاجت وغیرہ سے) نہ روک دے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ص ۱۲۲۳، الحدیث ۵۳۷ مع مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الاول،۸/ ۳۵۸)

منقول ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم ایک مکان میں رہتے تھے، اس میں ہمارے اہل وعیال کثیر اور

مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا چنانچہ ہمارے مال اور اہل و عیال کم ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔ (ادب الدنیا والدین للماوردی، ص۲۷٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی کی مذمّت پر بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بدشگونی لینے والا بلند درجات پانے سے محروم رہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا وہ ہمارے طریقے پر نہیں اسی طرح جب ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے مکان کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ہم اس مکان میں گئے ہیں تو ہمارے اہل و عیال اور مال میں کمی آگئی ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوراً اس خیال کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: "ایسا کہنا بُری بات ہے" بد قسمتی سے یہ بدشگونی ہمارے مُعاشرے میں اس قدر عام ہے کہ ہم بات بات پر اس بری عادت کے مُرتکب ہوتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً

بدشگونی سے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

کبھی نئی نوکری کیلئے جاتے ہوئے راستے میں ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی آواز سُن کر یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ آج ناکامی مُقدَّر میں ہے۔ کبھی پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اسے بدشگونی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں جانے دیتے تو کبھی جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس کہہ کر دل آزاری، تُہمت، بدگُمانی اور طرح طرح کے بُرے اَلقاب سے پُکارا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اسلام نے اس طرح کسی کو منحوس سمجھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیّت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے اگر صُبح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور

پریشانی ہوگی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعاً بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیہ نے جواب دیا: شرعِ مُطَہَّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شُگُون بد، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ ''اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ'' (یعنی اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَمُ (فتاوٰی رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل آزاری سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سَخْت دل آزاری اور آخرت میں ذلت وخواری اور جہنم کی حقداری ہے۔ اگر ہم نے کسی بدشُگُونی کے سبب کسی کو منحوس کہہ کر اس کی دل آزاری کی ہو یا کسی بھی سبب سے اس کا دل دُکھایا مثلاً گالی دی، برے لقب سے پکارا، مذاق اڑایا، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، مارا پیٹا، نقلیں اُتاریں یا اس کی غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ اَلغَرَض کسی بھی طرح بِلا اجازتِ شرعی کسی کی ایذاء رسانی کا سبب بنے تو فرداً فرداً ہر ایک سے معافی مانگ لیجئے۔ ایسے افراد سے آپ کا چاہے کیسا ہی قریبی رشتہ کیوں نہ ہو، بڑے بھائی ہوں یا والِد، ساس ہوں یا سُسر، صدر ہوں یا وزیر، استاذ ہوں یا پیر، مؤذِّن ہوں یا امام وخطیب جو کچھ بھی ہوں بِغیر شرمائے جلد از جلد ان سے مُعافی

مانگ کر راضی کر لیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بِچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کناروں سے باہر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: "اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔"

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی دل آزاری کرنا، اسے تکلیف پہنچانا یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمانوں کا احترام دل میں بٹھانے اور ان کی دل آزاری سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رَسائل "اِحترامِ مُسلم" اور "ظُلم کا انجام" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر اَوّل تا آخر مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کی ولادت نحوست ہے۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختلف علاقوں، قوموں اور برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں جو کم و بیش ہر قوم و علاقے میں ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسلسل لڑکیوں کی پیدائش کو بہت بڑی نحوست سمجھنا۔ بعض افراد بیٹی کی پیدائش پر سخت پریشان ہو جاتے ہیں حالانکہ بیٹا

ہو یا بیٹی دونوں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، مسلمان کو اس نعمت پر شکرِ الٰہی بجالانا چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو خوشی کا سماں بیٹے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، مبارک سلامت کا خوب شور مچتا ہے، بیٹی کی ولادت پر اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہِر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی شادی کے کثیر اَخراجات کا بار (بوجھ) باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے، شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک چڑھاتے (یعنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے) ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اُوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ اور سِتم بالائے سِتم یہ کہ کبھی تو بیٹیوں کو ہی منحوس قرار دے دیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بیٹا ہو یا بیٹی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دَین ہے وہ کسی کو صرف بیٹوں سے نوازتا ہے تو کسی کو صرف بیٹیوں سے اور کسی کو نہ بیٹے نہ بیٹی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔ (پ25، الشوریٰ:49، 50)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم جس طرح بیٹے کی ولادت پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح بیٹی کی ولادت پر بھی خوب خوب خوشیاں منائیں۔ اور جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش سے چِڑتے (خفا ہوتے) ہیں، منہ بگاڑ لیتے ہیں بلکہ جو بدنصیب اَول فَول بک کر کُفرانِ نعمت (نعمت کی ناشکری) کے گناہ میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں انہیں اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! بیٹیوں کی پیدائش پر منہ بگاڑ کر ناراض ہو جانا یہ زمانۂ جاہلیت کے کفار کا طریقہ ہے کہ وہ لوگ بیٹیوں کو زِندہ

دَرگور(دَفنادیا)کرتے تھے۔ چنانچہ پارہ14 سُورَۂ نَحل کی آیت نمبر 58۔59 میں ارشاد ہوتا ہے :

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان:۔ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبادے گا ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔(پ14،النحل:۵۸۔۵۹)

جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر دل چھوٹا کرتے ہیں یا اس وجہ سے کُڑھتے رہتے ہیں وہ بیٹی کی پیدائش اور بیٹی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سماعت فرمائیں۔

(1)"جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں:"اے گھر والو!تم پر سلامتی ہو۔" پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتُواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں سے پیدا ہوئی ہے ،جو شخص اس ناتُواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا(عَزَّوَجَلَّ)اس کے شاملِ حال رہے گی۔" (مجمع الزوائد،کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی الاولاد،۸/۲۸۵،حدیث:۱۳۴۸۴)

(2)"جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔"

(المستدرک للحاکم،کتاب البر والصلۃ،۵/۲۴۸،حدیث:۷۴۲۸)

(3)"جس کی تین بیٹیاں ہوں،وہ ان کا خیال رکھے،ان کو اچھی رہائش دے،ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔" عرض کی گئی:"اور دو ہوں تو؟" فرمایا:"اور دو ہوں تب بھی۔" عرض کی گئی:"اگر ایک ہو تو؟" فرمایا:"اگر ایک ہو تو بھی۔" (المعجم الاوسط،۴/۳۴۷،حدیث:۶۱۹۹)

(4)”جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنّم سے روک بن جائیں گی۔“

(مسلم،کتاب البر والصلة،باب فضل الاحسان الی البنات،ص ۱۴۱۴،حدیث:۲۶۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی بیٹی کو منحوس کہنے اور اس کی پیدائش کو بدشُگُونی سمجھنے کے بجائے خود بھی اس کی ولادت پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوب خوشیاں منانی چاہئیں اور کسی کو بیٹی کی ولادت پر کڑھتا، دل برداشتہ ہوتا اور غم میں ڈوبا ہوا پائیں تو اس کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز بیٹی کی اچھی تعلیم وتربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے والے مدرسۃ المدینہ للبنات، جامعۃُ المدینہ للبنات اور دارالمدینہ للبنات میں داخل کروادیجئے، اپنے شہر / عَلاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کروایئے، مقامی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا مدنی ذہن بنایئے، اگر آپ کی بیٹی بڑی ہو گئیں ہیں مگر ابھی تک قرآن نہیں پڑھا تو دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ کروایئے، جہاں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کے ضروری مسائل بھی انہیں سمجھاتی ہیں، سکھاتی ہیں، مبلغہ بناتی ہیں، معلمہ بناتی ہیں، ماں باپ کا ادب سکھاتی ہیں، گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول عطا فرماتی ہیں۔ اس کے علاوہ اولاد بالخصوص بیٹی کی بہتر پرورش سے مُتعلق مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **”اولاد کے حقوق"** اور **"بیٹی کی پرورش“** کا مطالعہ بھی بے حد مفید ہے۔ ان شاءاللہ عزّوجلّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بیٹی کی ولادت سے متعلق بدشگونی کی ایسی مثال سُنی کہ جو کم وبیش ہر جگہ ہی پائی جاتی ہے۔ بدشگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بدشگونیاں لیتے ہیں۔ آیئے! "**بدشُگُونی سے بچیں**" کے 13 حروف کی نسبت سے بدشُگُونی کی مزید 13 مثالیں سنتے ہیں۔ (1) اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور افراد میں سے کسی کو یا کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بدشُگُونی کا شکار ہو جانا۔ جیسے بلی کے رونے کی آواز، اُلّو کو دیکھ لینا، وغیرہ (2) کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بدفالی لینا۔ (3) کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نَقْص کی نشاندہی کردی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشُگُونی لینا کہ تم نے ابتداء ہی میں ٹانگ اَڑادی، اب تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ (4) اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کرلینا۔ (5) مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرنا۔ (6) جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جوتا آنے سے بدشُگُونی لینا۔ (7) سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلینا کہ کوئی مصیبت آئے گی (8) یہ سمجھنا کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے اور کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے۔ (9) بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے (10) رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں (11) سورج گرہن کے وَقْت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہوگا (12) کبھی نمبروں سے بدفالی لینا (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے 13 کے ہندسے کو منحوس سمجھتے ہیں) (13) مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کردینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بدشُگُونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی حرام اور گناہ کا کام ہے اور اس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ایسا بھیانک آسیب ہے جو ہمارے مُعاشَرہ کو اپنے پنجے میں جکڑے تباہی کے راستے پر لئے جارہا ہے یہ ہماری دُنیاوآخرت کی زِندگی کو مکمل تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کے نُقصانات بہُت ہیں شاید ہم میں سے اَکثرِیَّت اَیسی ہے جو اِن کے نُقصانات سے ہی واقف نہیں ہے۔

بد شگُونی کے نُقصانات میں سے ایک بہُت ہی بڑا نُقصان یہ ہے کہ ❁ بد شگُونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعْتماد اور تَوَکُّل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بَجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرنے کے اُن مادّی چیزوں کو اپنے اِعْتِقاد کا مَحْوَر بنا لیتے ہیں کہ جن سے بد شگُونی کا تعلّق ہو اور اِس کے علاوہ ❁ بد شگُونی لینے والے کے ذِہن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بد گمانی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اُس کا تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے۔ ❁ ساتھ ہی ساتھ شَیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ بھی کھلتا ہے۔ ❁ بد فالی سے آدمی کے اندر تَوَهُّم پَرَستی (یعنی وہمی ہونا)، بُزدِلی، ڈر اور خوف، پَست ہمّتی اور تنگ دِلی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اور جب وہ کسی کام میں ناکام ہوتا ہے تو انتہائی مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ کسی بھی مُعامَلہ میں ناکامی کی بہُت سی وُجُوہات ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلط وَقْت اور غَلط جگہ پر کام کرنا اور ناتَجرِبہ کاری وغیرہ وغیرہ، لیکن بد شگُونی کا عادِی شَخْص اپنی ناکامی کا سَبَب نُحُوسَت کو قرار دینے کی وَجہ سے اپنی اِصْلاح سے مَحْرُوم رہ جاتا ہے کیونکہ اسے اَپنی غلطیوں کا کوئی اِحْساس ہی نہیں ہوتا وہ تو اَپنی ہر غَلَطی کا ذِمّہ دار کسی کالی بلّی یا کُتّے کو قرار دیتا ہے۔ ❁ بد شگُونی کی وَجہ سے بعض اَوْقات رِشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں اور پھر آپَس کی ناچاقِیاں زِندگی کو اَجیرن (ناگوار) کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ❁ اور جو لوگ اپنے اوپر بد فالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں اُنہیں ہر چیز مَنحُوس نَظَر آنے لگتی ہے، کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور کالی بلّی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ذِہن بنا لیتے ہیں کہ اب ہمارا کام نہیں ہوگا اور واپس گھر آگئے، ایک شَخْص صُبْح سویرے اپنی دُکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادِثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دِن میرے لیے مَنحُوس ہے لہٰذا آج مجھے نُقصان ہو گا یوں ان کا نظامِ زِنْدَگی دَرْہَم بَرْہَم ہو کر رہ جاتا ہے۔ (بد شگُونی ص ۱۸۔۲۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگُونی کے ان نقصانات کو ذہن میں رکھیے، اور جب بھی بد شُگُونی میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو یہ نقصانات ذہن میں لایئے اور کچھ یوں ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ بد شُگُونی میں پڑنا گناہ کا کام ہے اور یہ میرے لیے دنیا و آخرت میں باعثِ نُقصان ہے۔ جب ہمارا یہ ذہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے جان چھوٹ جائے گی۔ بد شُگُونی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے اسباب پر غور کیا جائے اور اس کے علاج کیلئے بھی کوشش کی جائے۔ آیئے بد شُگُونی کے چند اسباب اور ان کے علاج سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

بد شُگُونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج:

(1)... بد شُگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بد شُگُونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)... بد شُگُونی کا دوسرا سبب توکل کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بد شُگُونی دل میں کھٹکے تو رب عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بد شُگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)... بد شُگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)... بد شُگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بد شُگُونی کی ہلاکت

خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بد شُگُونی کا پانچواں سبب روز مرہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدد ِدین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ''اس قسم (یعنی بد شگُونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بیشمار نافِع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: ''لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ '' ترجَمۂ کنز الایمان: ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے'' (پ۱۰، التوبۃ :۵۱) ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔'' (پ۴، آل عمران:۱۷۳) ''اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ '' یعنی الٰہی! اچھی باتیں تیرے سوا کوئی نہیں لاتا اور بُری باتیں تیرے سوا کوئی دُور نہیں کرتا اور کوئی زور طاقت نہیں مگر تیری طرف سے۔ ''اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)...بد شگُونی کا چھٹا سبب نیک شگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ برا شگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے

اور نیک شُگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو برے شُگون سے بچنے کیلئے نیک شُگون لینے کی عادت بنائی جائے۔ مگر بد قسمتی سے نیک شُگون کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے سبب بہت سے وہ طریقے جن سے فال لیا جاتا ہے ناجائز ہونے کے باوجود لوگ انہیں جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خود ساختہ مفہوم اَخذ کرلینا۔

قرآنی فال نکالنا ناجائز ہے

اس طرح فال نکالنا ناجائز ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: قرآنی فال اور اس طرح کی دیگر فال جو فی زمانہ نکالی جاتی ہیں نیک فالی میں نہیں آتیں۔ یہ ناجائز ہیں ۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ، ۲/۲۶ ملخصًا) جبکہ بریقہ محمودیہ میں ہے: قرآن پاک سے بد شُگونی لینا مکروہِ تحریمی ہے۔(بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون، ۲/ ۳۸۶)

نیک شُگون مراد لینے کے جائز طریقوں میں سے ایک طریقہ استخارہ بھی ہے۔ اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس کی ترغیب احادیثِ مبارکہ میں بھی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تمام اُمور میں استخارہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے۔

(بُخارِی، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/۳۹۳، حدیث ۱۱۶۲)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نماز استخارہ ایسے اہتمام سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت۔ اِستخارہ کے معنی ہیں خیر مانگنا یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنا، چونکہ اس (استخارہ کی) دُعا و نماز میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ فلاں کام کروں یا نہ کروں اسی لئے اسے اِستخارہ کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ۲ / ۳۰۱)

یاد رکھئے! استخارہ کے کچھ آداب ہیں جن کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(1)...اِستخارہ صِرف ان کاموں کے بارے میں کیا جا سکتا ہے جو ہر مسلمان کی رائے پر چھوڑے گئے ہیں مثلاً تجارت یا ملازمت میں سے کس کا انتخاب کیا جائے؟ مکان و دکان کی خریداری مفید ہوگی یا نہیں؟ شادی کہاں کی جائے؟

(2)... استخارہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ کام جائز ہو، جن کاموں کے بارے میں شریعت نے واضح اَحکام بیان کر دیئے ہیں وہ لازمی طور پر ادا کرنے ہوں گے ان میں استخارہ نہیں ہوتا۔ جیسے پنج وقتہ فرض نمازیں پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، اسی طرح وہ کام جن سے شریعت نے منع کیا ہے ان کے کرنے کیلئے بھی استخارہ نہیں ہوتا جیسے جھوٹ بولنا، شراب، جُوئے کا اڈہ وغیرہ کھولنے کا کاروبار کرنا۔

(3)...اِستخارہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اِستخارہ ایسے کام کے متعلق کیا جائے جس کے کرنے کے بارے میں طبیعت کا کسی طرف مَیلان نہ ہو کیونکہ اگر کسی ایک طرف رَغبت پیدا ہو چکی ہوگی تو پھر اِستخارہ کی مدد سے صحیح صورتحال کا واضح ہونا بہت مشکل ہو جائیگا۔ (فتح الباری، ۱۲/ ۱۵۵ ملخصًا)

(4)... استخارہ کا جواب ظَنّی ہوتا ہے یقینی نہیں اِستخارہ میں جو اشارہ آئے اس پر عمل کرنا بہتر ہے لیکن اس کے خِلاف بھی عمل کرنا جائز ہے۔ استخارہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا فرض یا واجب نہیں ہو جاتا۔ اور اِستخارہ کے خلاف کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہوتا اور ایسا کرنے سے کسی قسم کا نقصان بھی نہیں ہوتا۔ اگر استخارہ کے خِلاف کرنے ہی میں دُنیاوی فائدہ ظاہر ہو تو اس پر عمل کرنے میں کچھ مُضائقہ بھی نہیں۔ ہاں البتہ بِلاوَجہ استخارہ کرنے کے بعد اس کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہئے۔

استخارے کی مزید معلومات اور طریقہ جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبُوعہ 1247 صَفحات پر مشتَمل کتاب "بہارِ شریعَت **جلد اوّل**" کے صفحہ 681 تا 683 اور 126 صفحات پر مشتمل کتاب "بد شگونی" کے صفحہ 44 تا 53 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

ہاتھوں ہاتھ استخارہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور خدمتِ دین کے کم و بیش 95 شعبہ جات میں مدنی کام جاری و ساری ہے، ان شعبہ جات میں ایک شعبہ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ بھی ہے، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کا کام دکھیارے مسلمانوں کی بذریعہ مکتوبات غم خواری اور تعویذات، اَورادو وظائف کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ رُوحانی عِلاج کرنا ہے۔

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر ماہانہ تقریباً 1 لاکھ 64 ہزار سے زائد مریض، 3 لاکھ 45 ہزار سے زائد تعویذات، 1 لاکھ 86 ہزار سے زائد اوراد اور 56 ہزار سے زائد مکتوبات فی سبیل اللہ ملک و بیرونِ ملک ارسال کئے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت "استخارہ مجلس" بھی ہے۔ روزانہ پوری دُنیا سے بذریعہ فون کثیر عاشقانِ رسول اِستخارے کے ذریعے اپنے مسائل کا حل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہانہ کم و بیش 50,000 (پچاس ہزار) کے قریب اسلامی بھائی اس اِستخارہ سروس پر رابطہ فرماتے ہیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ صبح **9 بجے** سے اگلے دن صبح **5 بجے** تک (مسلسل 20 گھنٹے) ہاتھوں ہاتھ استخارہ اس نمبر پر کیا جاتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ 021-34858711

ہر جمعرات مغرب تا جمعہ صبح **9** بجے تک اور ہر اتوار صبح **9** تا شام **6** بجے تک استخارہ نہیں ہوتا، اور اسلامی بہنیں رابطہ نہ فرمائیں بلکہ اپنے گھر کے کسی مرد کے ذریعے فون کرواکر استخارہ کرواسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتے میں 2 دن مدنی چینل پر رُوحانی علاج و استخارہ نامی سلسلہ براہِ راست نشر ہوتا ہے، اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر ای میل استخارہ سروس بھی موجود ہے۔ جس پر روزانہ سینکڑوں میلز موصول ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے بد شُگُونی سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی ۔سب سے پہلے میں نے آپ کو ایک حکایت سنائی کہ جس میں ایک شخص اپنے سفر کے دوران مختلف بدشگونیوں کا شکار ہوا اور سفر سے واپسی کا ارادہ کیا مگر اس نے فقر و فاقہ اور تنگدستی سے مجبور ہو کر کھانے کی تلاش میں سفر جاری رکھا لیکن ایک مقام پر پہنچ کر جب اس کی توقع سے زیادہ رقم اسے مل گئی تو اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں یہ صرف میرا وہم تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آئے اور ہم اسے بدشُگُونی سمجھ بیٹھیں تو فوراً شیطانی وسوسہ سمجھتے ہوئے جھٹک دینا چاہیے۔وسوسوں کے علاج کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت ، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا رسالہ '' وسوسے اور ان کا علاج '' کا مطالعہ کیجئے۔اس کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شُگُون دو طرح کا ہے ایک بُرا شُگُون ہوتا ہے اور دوسرا اچھا شگون۔ مذہبِ اسلام اچھا شُگُون لینے کی اجازت دیتا ہے مثلاً ہم صبح کسی کام کیلئے گھر سے نکلے اور کسی وَلیُّ اللہ کی زیارت ہو گئی تو ہمیں یہ نیک شُگُون لینا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس نیک بندے کی زیارت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ کام ہو جائے گا۔اس کے بعد بدشُگُونی سے مُتعلِّق آیاتِ کریمہ ،احادیثِ مبارکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَيْه کے مبارک فتوے سے یہ معلوم ہوا کہ بدشُگُونی کی در حقیقت کوئی اصل نہیں یہ صرف لوگوں کا وہم ہے کہ میں نے صبح فلاں شخص کو دیکھا تھا تو میرے ساتھ ایسا ہوا، یادرکھئے !اس طرح کسی کو منحوس کہنے میں اس کی شدید دل آزاری ہوتی ہے اور مسلمان کی دل آزاری کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بدشُگُونی کی مثالوں میں سے عالمگیر بدشُگُونی یعنی بیٹی کی پیدائش کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نحوست سمجھنے کے بارے میں بتایا کہ لوگ بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کی پیدائش پر زیادہ خوشی کا

اظہار نہیں کرتے اور کسی کے بیٹیاں ہی بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو بعض اوقات ان کی ماں کو بھی طعن و تشنیع کے تِیروں سے اس کا دل دُکھایا جاتا ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے بعض بے اولاد لوگ اس نعمت کو پانے کیلئے نہ جانے کتنے جتن کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بیٹی کی پیدائش کو زحمت سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھیں اور اس کی خوب اچھی پرورش کر کے جنت کے حقدار بنیں۔ اس کے بعد ہم نے بد شُگُونی کے مزید مثالیں، اس کے نقصانات اور علاج کے بارے میں سنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بد شُگُونی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کیلئے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم جھوٹ، غیبت، چغلی، ماں باپ کی نافرمانی، مسلمان کی دل آزاری، چوری ڈکیتی وغیرہ ظاہری وباطنی گناہوں سے بچنے اور پنج وقتہ نمازوں کے عادی بننے، سچ بولنے، ماں باپ کی فرمانبرداری، حسنِ اخلاق کی عادت اپنانے اور بہت سی نیکیوں کا عادی بننے کے خواہش مند ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیجئے۔ اگر آپ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور و فکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے

سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کی برکت سے فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان پر درودِ پاک جاری ہو جائے گا ،اورزبان تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کی عادی بن جائے گی ، دُنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دل آخرت کی بھتری کے لئے بے چین ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگُونی وبدگمانی، بے حیائی وبے پردگی اور اس طرح کے دیگر امراض سے شفا پانے اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچانے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔اور نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّتِ فارُوقی بھی ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے متعلقین و محبین و تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی انعامات میں ایک مدنی انعام صدائے مدینہ کا بھی عطا فرمایا ہے، بلاشبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی دیگر لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور ادائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مرضِ عصیاں میں انتہاء درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین و اہلِ محلہ کو خوب تنگ کرتا، اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع ہوتے رہے آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا۔ ہوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دلائی۔ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جُواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مَدَنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خوب مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلَت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بَزمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکٰوۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ✹ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ا ص ۲۶۸) ✹ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِیْنَت کا لِباس پہننا تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✹ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبد الحق الدّھلوی ص ۳۶) ✹ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ۴۳) ✹ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ✹ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹

ص ۵۷۹) ❁ سُنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج۶ ص ۹۴) ❁ مَرد مَردانہ اور عَورت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❁ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص ۴۰۹، رَدُّالمُحتار ج۹، ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے
سیکھنے سُنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے
جذبۂ علم دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً مبِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی علیہ رحمۃ اللہ الھادی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِالسّادات ص۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صَحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد